حق مہر کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ کتنا رکھ سکتے ہیں؟

ریفرنس نمبر:Har 3861 تاریخ:28-06-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ مہر کی کم سے کم مقدار کتنی ہے؟ نیز زیادہ سے زیادہ کس حد تک مہر مقرر کیا جاسکتا ہے؟ وہ حد بندی بھی بیان فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

شریعت مطہرہ میں مہر کی کم سے کم مقدار دس درہم یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی یا اس کی قیمت ہے، اس سے کم مہر مقرر کرنا درست نہیں ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:"اقل المھر عشرۃ دراھم مضروبۃ او غیر مضروبۃ وغیر الدراھم یقوم مقامھا باعتبار القیمۃ۔ملتقطا"مہر کی کم از کم مقدار دس درہم ہے خواہ یہ ڈھلے ہوئے ہوں یا بغیر ڈھلے ہوئے اور درہم کے علاوہ کوئی چیز ہو تو وہ قیمت کے اعتبار سے ان دراہم کے قائم مقام ہوگی۔ملتقطا (فتاویٰ عالمگیری، جلد1، صفحہ302، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں:"کم سے کم مہر دس ہی درہم ہے یعنی دو تولے ساڑھے سات ماشے چاندی۔۔۔اور چاندی کے علاوہ اور کوئی چیز دے تو دو تولے ساڑھے سات ماشے چاندی کی قیمت معتبر ہوگی۔"ملخصا (ملخصا۔فتاویٰ رضویہ، جلد12، صفحہ162، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

نیز زیادتی کی جانب شریعت مطہرہ نے کوئی حد بندی نہیں فرمائی، جتنا زیادہ چاہیں باہمی رضامندی سے مقرر کرسکتے ہیں البتہ بہتر یہ ہے کہ حیثیت کے مطابق اتنا مہر مقرر کیا جائے کہ جسے باآسانی ادا کیا جاسکے، لیکن یاد رہے کہ حیثیت سے زیادہ مقرر کرنا بھی ناجائز و گناہ نہیں اور جتنا زیادہ مہر مقرر کریں گے مقرر کرنے سے لازم ہوجائے گا۔درمختار میں ہے:"(و) یجب (الاکثر ان سمی)الاکثر"اور اگر (دس درہم سے) زیادہ مہر مقرر کیا تو یہ زیادہ واجب ہوگا۔

(درمختار مع ردالمحتار، جلد4، صفحہ223، مطبوعہ کوئٹہ)

اس کے تحت علامہ محقق ابن عابدین الشامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :"ای بالغا ما بلغ فالتقدیر بالعشرۃ لمنع النقصان "یعنی وہ زیادتی جس مقدار کو پہنچے (لازم ہو جائے گی) لہٰذا دس درہم کی مقدار کم کی ممانعت کیلئے ہے (کہ مہر اس سے کم نہ ہو)۔" (ردالمحتار، جلد4، صفحہ223، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں:"مہر شرعی کی کوئی تعداد مقرر نہیں، صرف کمی کی طرف حد معین ہے کہ دس درہم سے کم نہ ہو اور زیادتی کی کوئی حد نہیں، جس قدر باندھا جائے گا لازم آئے گا۔ملتقطا"

(فتاوی رضویہ، جلد12، صفحہ165، مطبوعہ رضا فاونڈیشن، لاہور)

مہر میں بہتر یہ ہے کہ آسان ہو اس سے متعلق ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:اعظم النساء برکۃ ایسرھن صداقا "بڑی برکت والی وہ عورتیں ہیں کہ جن کے مہر آسان ہوں۔ (المستدرک علی الصحیحین، جلد2، صفحہ299، مطبوعہ کراچی)

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں:"**حیثیت سے زائد مہر نامناسب ہے**، کوئی گناہ نہیں جس پر مواخذہ ہو۔" (فتاوی رضویہ، جلد12، صفحہ177، مطبوعہ رضا فاونڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ارشاد فرماتے ہیں:"کم سے کم مہر کی مقدار دس درہم شرعی ہے اس سے کم نہیں ہو سکتا، اور زیادہ کے لئے شریعت نے کوئی حد نہیں رکھی جو باندھا جائے گا لازم ہو گا اور **بہتر یہ ہے کہ شوہر اپنی حیثیت ملحوظ رکھے** کہ یہ اس کے ذمہ دین ہے، یہ نہ سمجھے کہ کون دیتا ہے کون لیتا ہے؟ اگر یہاں نہ دیا تو آخرت کا مطالبہ سر پر رہا۔"

(فتاوی امجدیہ، جلد2، صفحہ144، مطبوعہ مکتبہ رضویہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

17ذو القعدۃ الحرام1442ھ/28جون2021ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے